Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عنوان: متروکہ سامان کی باہمی رضامندی سے تقسیم		
کتاب: فرائض	باب: ترکہ اور اس کا استحقاق	فصل:۔
فتوی نمبر: 551	تاریخ: 8 ربیع الثانی 1448ھ / 21 ستمبر 2026ء	

سؤال: مفتی صاحب ایک مسئلہ معلوم کرنا تھا کہ ایک صاحب کا انتقال ہوا ہے ان کے کل 9 وارثین ہیں (جس میں ان کی اہلیہ، بیٹے، اور بیٹیاں وغیرہ شامل ہیں)۔ تمام وارثین ماشاء اللہ عاقل، بالغ اور شادی شدہ ہیں۔ ان کا مکان وغیرہ بیچ کر وراثت کے شرعی قانون کے مطابق جس کا جتنا حصہ بنتا ہے، رقم تو تقسیم کی جارہی ہے، مگر گھر کا جو سامان ہے، جس میں فرنیچر، بیڈ، الماریاں، برتن، صوفے، اے سی، ڈائنگ ٹیبل، جرنیٹر اور چھوٹا بڑا دیگر سامان شامل ہے، اس کی تقسیم کرنی ہے۔ تمام وارثین کی موجودگی میں کچھ واثین نے تو یہ کہ دیا ہے کہ ہمیں اس سامان میں سے کچھ نہیں چاہئے، جبکہ کچھ وارثین اس میں سے سامان لے رہے ہیں۔ آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ:

1۔ اس کی شرعی ترتیب کیا ہوگی؟

2۔ کیا اس طرح سامان لیا جاسکتا ہے یا پہلے تمام سامان (فرنیچر، بیڈ، الماریاں، برتن وغیرہ) کی قیمت (ویلیو) لگانا ضروری ہے؟

3۔ جو وارث سامان نہیں لے رہے وہ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے اختیار ہے جسے جو لینا ہے لے لے اور باقی اللہ واسطے صدقہ میں دے دیں، تو کیا دیگر وارثین کے لئے اس طرح سامان لینا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

صورت مسؤلہ میں اگر میت کے تمام ورثا باہمی رضامندی سے متروکہ سامان (فرنیچر، بیڈ، برتن، الماریاں، اے سی وغیرہ) تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو شرعاً اس کی گنجائش ہے اور ایسی صورت میں سامان کی قیمت (ویلیو) لگوانی کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر باہمی رضامندی سے تقسیم ناممکن ہو تو پھر ان اشیاء کی قیمت لگوا کر تمام ورثاء کو ان کے شرعی حصص کے بقدر تقسیم کر دیا جائے۔

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ) ایس ٹی 11، میٹروول 3، اسکیم 33 گلشن اقبال، کراچی

فتاوی شامی میں ہے:

«(أَخْرَجَتْ الْوَرَثَةُ أَحَدَهُمْ عَنْ) التَّرِكَةِ وَهِيَ (عَرَضٌ أَوْ) هِيَ (عَقَارٌ بِمَالٍ) أَعْطَاهُ لَهُ (أَوْ) أَخْرَجُوهُ (عَنْ) تَرِكَةٍ هِيَ (ذَهَبٌ بِفِضَّةٍ) دَفَعُوهَا لَهُ (أَوْ) عَلَى الْعَكْسِ أَوْ عَنْ نَقْدَيْنِ بِهِمَا (صَحَّ) فِي الْكُلِّ صَرْفًا لِلْجِنْسِ بِخِلَافِ جِنْسِهِ (قَلَّ) مَا أَعْطَوْهُ (أَوْ كَثُرَ) لَكِنْ بِشَرْطِ التَّقَابُضِ فِيمَا هُوَ صَرْفٌ (وَفِي) إخْرَاجِهِ عَنْ (نَقْدَيْنِ) وَغَيْرِهَا بِأَحَدِ النَّقْدَيْنِ لَا يَصِحُّ (إلَّا أَنْ يَكُونَ مَا أُعْطِيَ لَهُ أَكْثَرَ مِنْ حِصَّتِهِ مِنْ ذَلِكَ الْجِنْسِ) تَحَرُّزًا عَنْ الرِّبَا، وَلَا بُدَّ مِنْ حُضُورِ النَّقْدَيْنِ عِنْدَ الصُّلْحِ وَعِلْمِهِ بِقَدْرِ نَصِيبِهِ شُرُنْبُلَالِيَّةٌ وَجَلَالِيَّةٌ وَلَوْ بِعَرَضٍ جَازَ مُطْلَقًا لِعَدَمِ الرِّبَا، وَكَذَا لَوْ أَنْكَرُوا إرْثَهُ لِأَنَّهُ حِينَئِذٍ لَيْسَ بِبَدَلٍ بَلْ لِقَطْعِ الْمُنَازَعَةِ.»

(کتاب الصلح، فصل فی التخارج 5 / 642 ط سعید)

والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی